كاشفُ كيدِ الثّعلبِ
فِي ايمانِ ابي طالبِ

امام المناظرین مفسرِ قرآن
حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَ عَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب:	تکاشف تحیر الثعلب فی ایمان ابی طالب
مصنف:	امام المناظرین حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی، قادری مجددی رحمۃ اللہ علیہ
تعداد:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت:	شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ مطابق جون ۲۰۱۳ء
شرف اشاعت:	ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ لاہور
ہدیہ:	

ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد صوفی صاحب والی وسن پورہ لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

پیش لفظ

اے میرے سنی بھائیو!

اپنے نبی رؤف رحیم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان خوب ذہن نشین کرلو۔ انشاء اللہ العزیز اس پر فتن دور میں گمراہی سے بچنے کے لئے کافی و وافی ہوگا۔

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔

مشکوٰۃ شریف ص۲۸

آخری زمانہ میں کچھ جھوٹے اور دھوکے باز لوگ ہوں گے جو تمہیں ایسی باتیں کہیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے بزرگوں نے سنی ہوں گی۔ ان لوگوں سے بچنا کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس حدیث شریف کی شرح میں سیدی الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

المراد بھم الصائغ احادیث عدم

دجالون سے مراد ہے کہ ان باتوں کا

عمن قبلها ولابد فی الاستنباط ان یعرف
مذاہب المتقدمین لئلا یخرج من
اقوالهم فیخرق الاجماع و یبنی علیها
ویستعین فی ذالک بمن یسبقه لان
جمیع الصناعات کالصرف والنحو
والطب والشعر والحدادة والنجارة و
الصیاغة لم یتیسر لاحد الا بملازمة
اهلها وغیرہ الک نادر بعید لم یقع وان کان
جائزا فی العقل . (عقد الجید صفحہ ۳۶)

ترجمہ : اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شریعت کی معرفت میں سلف پر اعتماد کیا جائے ۔ سو تابعین نے صحابہ پر اعتماد کیا اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا اور اسی طرح ہر طبقہ اپنے پہلوں پر اعتماد کرتا چلا آیا ہے ۔ اور از روئے عقل بھی یہ ضابطہ بہتر ہے ۔ کیونکہ احکام شرعیہ کی معرفت نقل اور استنباط کے بغیر نہیں ہوتی ۔ اور نقل جب ہی درست ہوتی ہے کہ اپنے سے پہلے طبقہ سے اخذ کیا جائے اور اعتماد کے لئے ضروری ہے کہ متقدمین کے مذاہب کی معرفت ہو تاکہ ان کے اقوال سے باہر نہ ہو جائے اور اجماع ٹوٹ جائے اس سے حفاظت کی بنیاد یہی ہے کہ اپنے سے سابقین کا سہارا لے ۔ کیونکہ تمام علوم مثلاً صرف ' نحو ' طب ' شاعری لوہاری ' ترکھانی اور زرگری یہ کسی ایک کے لئے بھی آسان

نہیں جب تک کہ وہ کسی اہل فن کی ملازمت نہ کرے ۔ اس کے بغیر ناممکن اور غیر واقع ہے اگرچہ عقلاً جائز ہے ۔"

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بیان کردہ امت کا اجماعی دستور ذہن میں رکھیں اور مہربانی کرنے والے کو اس پر جانچیں انشاء اللہ العزیز دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ کرنے میں بڑی آسانی ہوگی ۔

مولف کتاب " ایمان ابی طالب " کی لایعنی باتوں کو ہم اس ہی ضابطے کے مطابق پرکھیں گے ۔

قرآن مجید کی آیت مبارکہ تقلبک فی الساجدین سے ایمان ابوطالب پر استدلال کی حقیقت ۔

اس آیت مبارکہ کو اگرچہ مولف نے کافی آگے جا کر ذکر کیا ہے لیکن ہم اس آیت مبارکہ سے استدلال کی صفائی اسی مقام پر کر دیتے ہیں تاکہ آئندہ صرف وہ دلائل ہی ذکر کئے جائیں جو ایمان ابی طالب کے برعکس ہیں ۔

آیت مبارکہ " تقلبك فی الساجدین پ ١٩ الشعراء آیت ٢١٩
مولف صاحب لکھتے ہیں : " اگرچہ قرآن مجید کی متعدد آیات کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین کرام نے بے پناہ دلائل کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد اصنام پرستی سے پاک تھے اور دین حنیف یعنی عقیدہ توحید پر قائم تھے ۔" (ایمان ابی طالب صفحہ ١٦)

اس کے بعد مولف صاحب نے تفسیر کبیر کی عبارت نقل کرنے میں وہ کمال دکھایا ہے کہ ابلیس بھی مارے شرم کے منہ چھپائے پھرتا ہے ۔ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر رافضیوں کا عقیدہ اور ان کے دلائل ذکر کر کے بعد میں ان کا رد کیا ہے ۔ مولف صاحب نے رافضیوں کی باتوں کو امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ

کے ذمہ لگا دیا ہے۔

تفسیر کبیر کا پورا متن ملاحظہ فرماویں آپ لکھتے ہیں۔

واعلم ان الرافضة ذهبوا الى ان آباء النبي صلى الله عليه وسلم كانوا مؤمنين وتمسكوا في ذلك بهذه الآية وبالخبر اما هذه الآية فقالوا قوله تعالى وتقلبك في الساجدين يحتمل الوجوه التي ذكرتم ويحتمل ان يكون المراد ان الله تعالى نقل روحه من ساجد الى ساجد كما نقوله نحن واذا احتمل كل هذه الوجوه وجب حمل الآية على الكل ضرورة انه لا منافاة ولا رجحان واما الخبر فقوله عليه السلام لم ازل انقل من اصلاب الطاهرين الى ارحام الطاهرات وكل من كان كافرا فهو نجس لقوله تعالى انما المشركون نجس قالوا ان متمسكنا على فساد هذا المذهب بقوله تعالى واذ قال ابراهيم لابيه آزر قلنا الجواب عنه ان لفظ الاب قد يطلق على العم كما قال ابناء يعقوب له نعبد الهك واله آبائك ابراهيم واسمعيل واسحق فسموا اسماعيل ابا له مع انه كان عما له وقال عليه السلام ردوا على ابي يعني العباس ويحتمل ايضا ان يكون متخذا لاصنام رب امه فان هذا قد يقال له الاب قال تعالى ومن ذريته داود وسليمان الى قوله وعيسى فجعل عيسى من ذرية ابراهيم مع ان ابراهيم كان جده من قبل الام۔

واعلم ان التمسك بقوله تعالى لابيه آزر ما ذكره صرف اللفظ عن ظاهره واما حمل قوله وتقلبك في الساجدين على

جميع الوجوه فغير جائز لما بينا ان حمل المشترك على كل معانيه غير جائز واما الحديث فهو خبر واحد فلا يعارض القرآن —

(تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۵۳۹)

ترجمہ: تو جان لے کہ رافضی یہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام باپ دادے ایماندار تھے اور اس عقیدے پر رافضی اس آیت اور ایک حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں اس آیت کے متعلق رافضی کہتے ہیں کہ تقلبک فی الساجدین میں وہ سب احتمال بھی ہیں جو تم (یعنی امام رازی) نے نقل کئے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو منتقل کیا ہو ساجد سے ساجد کی طرف۔ جیسا کہ ہم (رافضی) کہتے ہیں۔ اور جب آیت میں یہ سب احتمال ہیں تو ضروری ہے کہ آیت کا حمل تمام وجوہ پر کیا جائے۔ اس میں کوئی منافات ہے اور نہ کسی کی ترجیح اور حدیث (جو رافضیوں کی دلیل ہے) یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا ہوا آیا ہوں اور کافر تو نجس ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مشرک نجس ہیں۔

رافضی کہتے ہیں کہ اگر تم ہمارے اس مذہب کی خرابی پر اللہ تعالیٰ کے قول (اذ قال ابراھیم لابیہ آزر) سے دلیل پکڑو (کہ ابراہیم کا باپ مشرک تھا لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادا میں وہ آگئے) ہم (رافضی) کہتے ہیں کہ

اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ اب کا اطلاق چچا پر ہوتا ہے۔
جیسا کہ یعقوب علیہ السلام کی اولاد نے آپ سے کہا تھا کہ ہم آپ اور آپ کے آباء ابراہیم و اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے باوجودیکہ اسمٰعیل آپ کے چچا ہیں پھر ان کو اب کہا گیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا کہ میرے اب کو میری طرف واپس لاؤ یعنی حضرت عباس کو۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ بت پرست ابراہیم کے نانا ہوں۔ کیونکہ نانا کو بھی اب کہا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم کی اولاد سے داؤد سلیمان یہاں تک کہ عیسیٰ کا ذکر فرمایا۔ عیسیٰ کو ابراہیم کی اولاد میں شمار کیا گیا ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ کے ابراہیم نانا ہیں
(یہاں تک رافضیوں کے دلائل کا ذکر تھا اس کے بعد امام رازی ان کا رد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں)
ہمارے دلیلیں ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء ایماندار تھے کے متعلق) اللہ تعالیٰ کا قول لابیہ آزر یعنی کہا اپنے باپ آزر سے" ہے اور جو انہوں (رافضیوں) نے ذکر کیا ہے اس میں قرآن مجید کے لفظ کو اپنے ظاہری معنوں سے پھیرا ہے (الفاظ اپنے ظاہری معنوں سے اس وقت پھیرے جاتے ہیں جب کوئی مجبوری ہو اور یہاں کوئی مجبوری نہیں) اور آیت "تقلبک فی الساجدین" کا تمام وجوہ پر حمل جائز نہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ لفظ مشترک کا حمل اس کے تمام معنی پر جائز نہیں۔

باقی رہا حدیث سے استدلال سو خبر واحد قرآن مجید کے معارض نہیں ہو سکتی۔

یہ تھی امام فخر الدین رازی کی تفسیر کی پوری بحث۔ لیکن مولف نے از روئے خیانت پوری عبارت میں سے صرف خط کشیدہ عبارت ہی نقل کی ہے اور حوالہ دیا ہے تفسیر کبیر ۲۴/۱۷۳ یعنی تفسیر کبیر کی چوبیسویں جلد اور صفحہ ۱۷۳۔ خدا جانے یہ تفسیر کبیر کا کونسا نسخہ ہے اس کی اتنی جلدیں ہیں۔

البتہ مندرجہ بالا آیت کے ماتحت چند وہ احادیث پیش کی گئی ہیں جن سے یہ بات مفہوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام باپ دادے کفر و شرک کی آلودگی سے پاک تھے علماء اور صوفیاء محققین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ان احادیث کا اصل مفہوم ناظرین کی خدمت میں ہم پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمادیں۔

تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ کی توضیح

العارف باللہ سیدی محمد اسد وی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ جلالین میں لکھتے ہیں۔

(تقلبک فی الساجدین) فی علی کلام المفسر بمعنی مع وقیل ان فی علی بابها والمراد بالساجدین المومنین. والمعنی یراک متقلبا فی اصلاب وارحام المومنین من آدم الی عبد اللہ فاصوله جمیعاً مومنون و اورد علی هذا آزر ابو ابراهیم فانه کان کافراً، واجیب بجوابین الاول انه کان عمه واسم ابیه تارخ والثانی انه کان ابا وحقیقة وقولهم ان اصوله صلی اللہ علیه وسلم لیسوا کفاراً محله ما دام النور المحمدی فی واحد منهم فاذا انتقل لمن بعده فلا مانع من ان یعبد غیر اللہ وحینئذ فآزر ما کفر الا بعد.

انتقال النور منه الی ابراهیم وولده

صاوی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۱

سیدی سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

(قوله فی الساجدین) فسّره بعضهم بالمؤمنین ای یراک متقلباً فی اصلاب وارحام المؤمنین من لدن آدم وحوا الی عبد الله و آمنة فجمیع اصوله رجالاً و نساءً مؤمنون واورد علی هذا آزر ابو ابراهیم فانه کافر بمقتضی الآیات و اجاب بعضهم بانه کان عمّ ابراهیم اباه فاجاب بعضهم بجواب احسن من هذا وهو ان قولهم اصول محمد لم یدخلهم الشرک محله مادام النور المحمدی فی الذکر والانثی فاذا انتقل منه لمن بعده امکن ان یعبد غیر الله وآزر ما عبد الاصنام الا بعد انتقال النور منه لابراهیم واما قبل انتقاله فلم یعبد غیر الله۔

(جمل شریف حاشیہ جلالین جلد ۳ صفحہ ۲۹۹)

عربی عبارت چونکہ دونوں حضرات کی تقریباً ایک ہی ہے لہذا ترجمہ ایک ہی جگہ کر دیا گیا ہے۔

ترجمہ: بعض مفسرین نے الساجدین کی تفسیر مومنین بیان کی ہے پھر معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے انقلاب روحی کو مومنین کی پشتوں اور رحموں میں محفوظ رکھا ہے۔ آدم و حوا سے لے کر عبد اللہ و آمنہ تک۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصول مرد و عورت مومن تھے۔ اس بات پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ آیات قرآنیہ تو اس پر

دلالت کرتی ہیں کہ ابراہیم کا باپ آزر تو کافر تھا۔ لہذا تمام اصول مومن کیسے ہوئے۔ سو اس کا بعض نے تو یہ جواب دیا ہے کہ آزر ابراہیم کا چچا تھا نہ کہ والد۔ اور بعض نے اس سے زیادہ اچھا جواب دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مفسرین اکرام کا یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصول مومن تھے اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک وہ کفر و شرک کی آلودگی سے پاک تھے جب تک یہ نور پاک ان کی پشتوں اور رحموں میں رہا۔ پس جب یہ نور پہلے سے بعد والے میں منتقل ہوا تو پہلے کا غیر خدا کی عبادت کرنا ممکن ہے۔ پس جب آزر سے یہ نور پاک اس کے بیٹے ابراہیم کی طرف منتقل ہو گیا پھر اس نے بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی اور اس نور کے انتقال سے پہلے آزر نے غیر خدا کی عبادت نہیں کی۔

علامہ نظام نیشاپوری لکھتے ہیں:

قد احتج بالآیة علماء الشیعة علی مذهبهم ان اباء النبی صلی الله علیه وسلم لا یکونون کفاراً قالوا اراد تقلب روحه من ساجد الی ساجد کما فی الحدیث المتفق علیه عندهم لم ازل انتقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات وناقشهم اهل السنة فی تاویل المذکور وفی صحة الحدیث۔ (تفسیر نیشاپوری جلد ۲ پ ۱۹ الشعراء آیت نمبر ۲۱۹)

ترجمہ: علماء شیعہ نے اس آیت سے اپنے مذہب پر دلیل پکڑی

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام باپ دادا میں سے کوئی بھی
کافر نہ تھا اور اُن شیعوں نے کہا ہے کہ اس آیت سے
مراد آپ کی روح کا ساجد سے ساجد کی طرف منتقل ہونا ہے
جیسا کہ اُن کے نزدیک ایک معتمد حدیث میں ہے کہ میں
پاکوں کی پشتوں سے پاکوں کے ارحام میں منتقل ہوتا رہا
ہوں۔ لیکن اہل سنت نے اس مذکورہ تاویل اور حدیث
کے مفہوم میں شیعوں سے اختلاف کیا ہے۔

علامہ ابو حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ذهبت الرافضة الى ان آباء النبي صلى الله عليه وسلم كانوا مؤمنين
واستدلوا بقوله تعالى
"تقلبك في الساجدين"

ترجمہ: "رافضی لوگ اس طرف گئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
تمام باپ دادے مومن تھے اور ان کا استدلال آیت
مذکورہ سے ہے" البحر المحیط جلد ۷ صفحہ ۴۷

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

استدل الرافضة على ان آباء النبي صلى الله عليه وسلم كانوا مؤمنين
اى لان الساجد لا يكون الا مؤمنا فقد عبر عن الايمان بالسجود و
هو استدلال ظاهرى وقوله عليه السلام لم ازل انقل من اصلاب الطاهرين
الى ارحام الطاهرات لا يدل على الايمان بل على صحة انكحة الجاهلية
(روح البیان جلد ۶ صفحہ ۳۱۳)

ترجمہ: "اس آیت سے رافضیوں نے دلیل پکڑی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے تمام باپ دادے ایماندار تھے کیونکہ ساجد مومن ہی ہوتا ہے
اسی لئے ایمان کی تعبیر سجود سے کی گئی ہے یہ ظاہری استدلال
ہے۔ (جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان کہ میں پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا آیا
ہوں۔ یہ اُن کے مومن ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اس سے تو صرف
یہی ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی وہ صحت نکاح
کے پابند تھے۔"

مندرجہ بالا تحریروں سے ثابت ہوا کہ اس آیت "تقلبك في الساجدين" سے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادوں کے ایمان پر استدلال پکڑنا یہ رافضیوں کا ہی کام
ہے اور اہل سنت کے نزدیک وہی بات صحیح تر ہے جو عارف صاوی اور علامہ سلیمان جمل
رحمۃ اللہ علیہما نے فرمائی ہے کہ جب تک یہ نور مبارک کا تعلق اُن اصلاب اور ارحام سے
رہا اُن کا پاکیزہ رہنا لازم تھا۔ لیکن جب یہ نور پاک اُن سے منتقل ہو گیا بعد میں کفر و
شرک سے ملوث ہونے سے کوئی چیز بھی مانع نہ تھی۔

اور یہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ جو جگہ کسی معزز مہمان کے ٹھہرانے کیلئے تجویز کی جاتی
ہے۔ اسے مہمان کے آنے سے پہلے اور مہمان کی موجودگی تک صاف ستھرا لازمی طور
پر رکھا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ مہمان وہاں ٹھہرنے کے بعد چلا جائے پھر اس جگہ کی ستھرائی
میں فرق آنے سے کوئی بھی مانع نہیں۔

اب ناظرین کرام جناب ابو طالب کو قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے آئینہ میں دیکھیے۔